Regd No L 5254

233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

انّ الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر: ۲۹۷۹

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم: جمعرات — یکم شوال ۱۳۷۳ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۳/۸ — ۳ احسان ۱۳۳۳ ہش — ۳ جون ۱۹۵۴ء — نمبر ۶۷

درس القرآن کے اختتام پر لاہور میں اجتماعی دعاء

رتن باغ۔ لاہور ۲ جون۔ آج رمضان المبارک کے آخری روز درس القرآن کے اختتام پر بعد نماز عصر مسجد احمدیہ رتن باغ لاہور میں حلقہ سول لائنز کے زیر اہتمام اجتماعی دعا کی گئی۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت مقامی نے دعا سے قبل قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا درس دیا۔ اور پھر لمبی دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر حاضرین کی افطاری کا انتظام بھی کیا گیا۔ اور مغرب کی نماز کے بعد صحابہ کرام اور مجلس عاملہ مقامی کے اراکین کو دعوت طعام بھی دی گئی۔

مسجد احمدیہ۔ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں مکرم مولوی ابوالبشارت عبد الغفور صاحب نے آخری سورتوں کا درس دیا۔ بعد ازاں انہوں نے لمبی دعا کرائی۔ جس میں بکثرت احباب و مستورات نے شرکت فرمائی۔ اکثر احباب نے مسجد ہی میں افطاری کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

ربوہ یکم جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے برابر دعائیں کرتے رہیں۔

گورنر جنرل کی طرف سے ملک کے اتحاد و استحکام کو برقرار رکھنے کی اپیل

تنگ نظری اور صوبہ پرستی کسی ملک کی مدد نہیں کر سکتی۔ عید کے موقعہ پر گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے پیغامات

ایبٹ آباد ۲ جون۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے اپنے عید کے پیغام میں اہل پاکستان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہر قیمت پر ملک کے اتحاد و استحکام کو برقرار رکھیں۔ آپ نے کہا۔ ملک کی ترقی کا انحصار اس امر پر ہے۔ کہ صبر و تحمل سے کام کیا جائے۔ صوبہ پرستی اور تنگ نظری کسی ملک کی مدد نہیں کر سکتی۔ اگر باہم اختلاف پیدا ہو جائے۔ تو اسے پیار اور محبت سے دور کیا جا سکتا ہے۔ گورنر جنرل نے کہا ہے۔ مجھے سخت دکھ ہے۔ کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں ملک کے بعض حصوں میں بعض ناخوشگوار واقعات پیش آئے۔ جن سے جانی نقصان ہوا۔ آپ نے کہا۔ مختلف ملکوں میں اسلام بہت سی کٹھن منزلوں سے گزرا ہے۔ مگر دینی اتحاد قائم رہا ہے۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنے عید کے پیغام میں پاکستان اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ آپ نے کہا۔ عید فرض شناسی کا اظہار ہے۔ یہ خوشی کا بھی دن ہے۔ تاکہ مسلمان خدا تعالےٰ کے حضور شکر ادا کر سکیں۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ آنے والے دنوں اور برسوں میں خوشحالی اور مسرت کے ایک۔ اور دور کا آغاز ہوگا۔

میاں ممتاز دولتانہ کے خلاف پروڈا کے تحت تحقیقات شروع ہو گئیں

لاہور ۲ جون۔ گورنر جنرل پاکستان نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے خلاف پروڈا کے تحت الزامات کی تحقیقات کا جو حکم دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آج فیڈرل کورٹ آف پاکستان کے بنچ کا پہلا اجلاس ہوا۔ بنچ مندرجہ ذیل ججوں پر مشتمل ہے۔ جسٹس اکرم۔ جسٹس شہاب الدین اور جسٹس محمد شریف۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے عدالت کے روبرو الزامات سے انکار کیا۔ بنچ نے استغاثہ کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ ۱۵ اگست تک گواہوں کی فہرست اور اصل دستاویزات پیش کرے۔ مقدمہ کی آئندہ سماعت ۱۵ اکتوبر مقرر کر دی گئی ہے۔

ہندوستانی وفد کے نیپال پہنچنے پر مظاہرے

کھٹمنڈو ۲ جون۔ نیپالی کانگرس کے صدر مسٹر ایم۔ پی کوئیرالا نے اس امر کی تردید کی ہے۔ کہ ہندوستانی پارلیمانی وفد کے نیپال پہنچنے پر جو مظاہرے ہوئے تھے۔ وہ کانگرس نے کرائے تھے۔ مسٹر کوئیرالا نے کہا ہے۔ کہ نیپال کے معاملات میں ہندوستان کی مداخلت کی وجہ سے نیپالی عوام میں جو غم و غصہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ مظاہرے اس کا نتیجہ تھے۔

جنیوا۔ ۲ جون روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے جو جنیوا واپس آ گئے ہیں۔ آج روسی وزیر اعظم و وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی سے ملاقات کی۔

صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی کا دورہ مشرق وسطیٰ

واشنگٹن ۲ جون۔ مشرق وسطیٰ میں صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی مسٹر جانسٹن اس ماہ کی دس تاریخ کو واشنگٹن سے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ قاہرہ اور تل ابیب میں عرب اور اسرائیلی حکومتوں سے دریائے اردن کے پانی کی تقسیم کے بارہ میں بات چیت کریں گے۔ آپ قاہرہ میں شام اردن اور لبنان کے نمائندوں سے بھی بات چیت کریں گے۔

عید کا چاند نظر آ گیا

لاہور ۲ جون۔ آج ملتان اور مظفر گڑھ میں عید کا چاند دکھائی دیا۔ لاہور میں مطلع ابر آلود تھا۔ لیکن صوبہ کے دوسرے مقامات میں چاند بھی دکھائی دینے کی وجہ سے رویت ہلال کمیٹی نے لاہور میں [illegible] اعلان کر دیا۔

تخلستان براٸمی میں برطانوی فوجوں کے ظلم و ستم

کراچی ۲ جون کراچی میں سعودی سفارت خانے نے الزام لگایا ہے۔ کہ برطانوی فوج نے پچھلے ہفتے نخلستان براٸمی میں کئی دیہات پر گولیاں چلائیں۔ ۲۵ مئی کو الحیفہ نامی ایک گاؤں پر گولی چلائی گئی جس سے ایک عورت ہلاک ہو گئی۔ اس سے اگلے دن ایک اور چوکی سے گولیاں چلائی گئیں۔ جن کی وجہ سے ہلاک ہونے اور زخمی ہونے والوں کی تعداد کا پتہ نہیں چل سکا۔

سائیگاؤں میں گولہ بارود کے ذخیرہ میں آگ لگ گئی

ہنوئی ۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ ہنوئی اور ہیفونگ کے درمیان ویٹ منہ فوجوں نے فرانسیسیوں کی ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔ ہند چینی میں فرانسیسی ہائی کمان نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ سائیگاؤں میں گولہ بارود کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے زبردست دھماکہ پیدا ہوا۔ اور سارا شہر ہل کر رہ گیا۔ تحقیقات کی جا رہی ہے۔ کہ یہ حادثہ کس کی شرارت سے ہوا۔

جنیوا میں فرانسیسی اور ویٹ منہ ہائی کمانوں کا پہلا اجلاس

جنیوا ۲ جون۔ جنیوا میں آج فرانسیسی اور ویٹ منہ ہائی کمانوں کا پہلا اجلاس ہوگا۔ جس میں عارضی صلح کے بارہ میں ابتدائی بات چیت کی جائیگی۔ اس بات چیت میں بیک وقت لڑائی بند کرنے کے انتظامات اور فوجوں کی از سر نو گروہ بندی کے مسائل شامل ہیں۔ دونوں ہائی کمانوں کے افسران لڑائی بند کرنے کی حدود کے نقشوں کا بھی تفصیلی مطالعہ کریں گے۔ ادھر آج نو قوموں کا خفیہ اجلاس بھی منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اس مسئلہ پر مزید غور کیا جائیگا۔ کہ عارضی صلح کی نگرانی کا کام کس کے سپرد کیا جائے۔ اغلباً مغربی طاقتیں روس کی یہ تجویز مسترد کر دیں گی۔ کہ نگرانی کا کام غیر جانبدار کمیشن کے سپرد کیا جائے۔

تونس کے بعض علاقوں میں دہشت پسندوں کو کچلنے کیلئے کرفیو لگا دیا گیا

رباط ۲ جون۔ تونس میں کل رات فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے ایک حکم کی رو سے دہشت پسندوں کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے [illegible] تیونس کے جنوبی اور مغربی علاقوں میں سخت کرفیو لگا دیا ہے۔ کسی باشندے کو غروب آفتاب کے بعد سے لیکر طلوع آفتاب تک اپنے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہ ہوگی۔ فرانسیسی حکام نے قوم پرستوں کی پے در پے کارروائیوں کے بعد ہنگامی تدابیر اختیار کی ہیں۔ [illegible] کرنی شروع کر دی ہیں۔ قوم پرستوں نے جو کارروائیاں کی ہیں۔ ان میں پانچ فرانسیسی کسانوں کا قتل بھی شامل ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

خدام الاحمدیہ میں رکنیت کے لئے عمر کی حد ۱۵ سے ۴۰ سال تک ہے۔ ہر وہ احمدی نوجوان جو اس عمر کے درمیان ہے۔ اس کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا لازمی ہے۔ اس لحاظ سے ہر سال خدام میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جس کے لئے پوری پڑتال ضروری ہے۔ کچھ اطفال اس حد کو عبور کر کے خدام میں شامل ہوتے ہیں۔ اور کچھ خدام اپنی مدت گذار کر انصار میں ہو جاتے ہیں۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اس امر کا پوری طرح جائزہ لینا چاہیئے۔ اور ساتھ ساتھ اس کی اطلاع مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔

چونکہ گذشتہ کئی سال سے اس کی پڑتال نہیں ہوئی۔ اسلئے ضروری ہے کہ ریکارڈ کو درست کیا جائے۔ اس غرض سے جملہ مجالس کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی مجلس کے خدام کی مکمل فہرست حسب ذیل کوائف کے ساتھ تیار کر کے ۱۵ر جون تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ کوائف حسب ذیل ہیں۔

نام ولدیت عمر تاریخ پیدائش پیشہ آمد ماہوار

یہ فہرست مقررہ تاریخ تک آجانی نہایت ضروری ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کی دو بچیاں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ علاوہ ازیں یہ عاجز کئی ایک مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ احباب بالخصوص درویشان دارالامان قادیان سے التجا ہے کہ خاکسار کی جملہ مشکلات سے نجات حاصل ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جاوے۔ (خاکسار میر ولی ہزاروی حال رتن باغ لاہور)

(۲) خاکسار کی دو بچیاں کافی دنوں سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار (خواجہ) خورشید احمد خادم سلسلہ)

(۳) مکرم قریشی عبدالوحید صاحب بلپنے عرصے سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) ملک محمد ظہور الدین مرحوم کوٹلی کی اہلیہ صاحبہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی جامکے۔ ضلع سیالکوٹ)

خاکسار آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے (اقبال احمد خان ایاز)

(۵) میری ہمشیرہ امۃ النصیر صاحبہ کراچی میں بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (شیخ رشید احمد انور متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

(۶) میرے شوہر صوبیدار بشیر احمد صاحب ڈپٹی اے ایم سی ـ لاہور چھاؤنی) دل کے حملہ کے عارضہ سے بیمار ہیں اور کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (اہلیہ صوبیدار بشیر احمد صاحب لاہور)

(۷) برخوردار مقبول احمد شاہ متعلم اور سیر کلاس رسول کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے اور برخوردار ظہور احمد شاہ بی۔ ایس۔ سی کی ترقی ملازمت کے لئے عاجزانہ التجائے دعا ہے نیز خاکسار کو پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے صحت دن بدن گر رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد سے جلد صحت کلی بخشے (خاکسار عبدالستار شاہ ڈرزی اسسٹنٹ سرجن چک ۲۲۱ جھنگ برانچ۔ براستہ چنیوٹ۔ ضلع لائلپور)

(۸) خاکسار کے دو بھانجے بعارضہ خنازیر بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں (خاکسار عبدالغفور کلرک محکمہ قضاء ربوہ)

(۹) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (احمد علی سرنج لاہور)

(۱۰) میرا بھائی علی محمد ایک مقدمہ میں پھنسا ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری کرے۔ (عبدالمجید گوجرانوالہ)

(۱۱) خاکسار کے بھائی فیض احمد اسلم کے لئے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے کرم و فضل سے رحم فرما کر اچھے نمبروں پر کامیاب فرماوے (فیاض احمد اکرم جماعت ششم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ۔

(۱۲) عزیز برادرم معین الرشید گذشتہ پانچ چھ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ (امین الرشید ـ کراچی)

(۱۳) بندہ بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں (شیخ بشیر احمد جاوید لاہور)

(۱۴) میری اہلیہ صاحبہ مدت سے بواسیر اور خرابی جگر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (شیخ بشیر احمد آف سوگا ئیدر مرچنٹ اوکاڑہ)

(۱۵) خاکسار کئی مہینوں سے بیمار ہے۔ میٹرک کا امتحان بھی بیماری کی حالت میں دیا ہے۔ دعا کے لئے درخواست ہے۔ (خاکسار محمد الیاس احمد کمالیہ)

دورِ اوّل کا کئی سال کا بقایا زمین فروخت کر کے ادا کر دیا

اللہ تعالےٰ کے پاک فرشتے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے تحریک جدید کے دور اول کے مجاہدین کے دل میں یہ تحریک کر رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے دور اول کے انیس ۱۹ سال میں سے کسی کا کچھ بقایا ہے تو وہ جلد تر ادا کریں تا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ۱۸۹۷ء کے پورا کرنے والوں میں ان کا حصہ بھی آجائے۔ اور جو فہرست انیس سالہ ـ کتابی صورت میں شائع ہونے والی ہے۔ اس میں ان کا نام لکھا جائے۔ اس غرض سے بعض بقایادار جن کا بقایا زیادہ ہے۔ وہ اپنی زمین فروخت کر کے اپنا بقایا ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ بیرونی ممالک کے ایک دوست جن کے ذمہ گذشتہ کئی سال کا بقایا تھا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے قربانی بھی ہر سال شاندار کرتے آرہے تھے۔ لیکن حالات کے ماتحت ~~کچھ بقایا ہو گیا~~ آخر انہوں نے لکھا کہ میری زمین دو کنال ربوہ میں ہے۔ وہ لے لی جائے۔ چنانچہ ان کی دو کنال زمین سے ان کا سب بقایا ادا ہو کر کچھ رقم دور ثانی سال اول میں آئی۔ اسی طرح ایک دوست جس کی سب جائداد ضائع ہو گئی۔ اور جو اثاثہ تھا۔ وہ بھی نہیں لانے دیا۔ ان کے ذمہ چندوں کا روپیہ ۲۲۵۵/- تھا۔ یہ بھی اپنے وقت میں نمایاں قربانی کرتے آرہے تھے۔ حالات کی تبدیلی نے ان کو مجبور کر دیا۔ اور بقایا ہو گیا۔ بجائے اس کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سے معافی لے کر اپنی موجودہ حالت کے مطابق وعدہ کر کے ادا کرتے۔ اور اس طرح انیس سالہ فہرست میں آتے۔ انہوں نے بھی لکھا کہ میری تین کنال زمین ربوہ میں ہے۔ وہ فروخت کر کے چندہ کا بقایا صاف کر دیا جائے۔

پس تحریک جدید کے بقایادار اپنے بقائے ادا کر کے اپنا نام فہرست انیس ۱۹ سالہ میں درج کروالیں۔ جو لوگ بقایا کی معافی لیں گے۔ اور پھر وہ اپنی موجودہ حالت کے مطابق ادا کر کے انیس سالہ پورے نہ کریں گے۔ ان کا نام فہرست میں نہ آسکے گا۔ کیونکہ فہرست میں نام ان کا ہی آتا ہے۔ جنہوں نے انیس سال اشاعت اسلام میں مدد دی ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

رسالہ الفرقان کے متعلق اعلان

ماہ مئی ۱۹۵۵ء کا رسالہ الفرقان شائع ہو کر جملہ خریداران کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اس نمبر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے مرکز اور عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق دو اہم مضمون ہیں۔ آئین پاکستان کے متعلق ایک فاضلانہ تبصرہ بھی ہے راولپنڈی کے ایک پادری صاحب کے تین سوالات کا قرآنی آیات کی رو سے جواب دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی قیمتی مقالات درج رسالہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو رسالہ نہ پہونچا ہو۔ تو ایک ہفتہ تک طلب فرما سکتے ہیں۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

شکریہ دیگ

محترم جناب ملک بشیر احمد سرداره صاحبان ٹمبر مرچنٹ جیکب آباد نے مبلغ ۵۶/- روپے بابت قیمت ایک عدد دیگ منجانب جناب میاں عبدالحق صاحب لالہ موسےٰ ارسال فرمائے ہیں دیگ خرید لی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور اس پیشکش کو قبول فرما کر حسنات دارین سے متمتع فرمائے۔ (افسر لنگر خانہ ـ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

راجہ عطاء اللہ خاں صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باڑی پورہ ریاست کشمیر جو ۱۹۵۲ء میں حکیم فتح محمد شاہ صاحب راولپنڈی کے پاس مقیم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۳ ماہ احسان ۱۳۳۳ھش

نہری پانی کا تنازعہ

پاکستان اور بھارت کے درمیان جو تنازعات ہیں۔ ان میں سے نہری پانی کا تنازعہ بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور پاکستان کے نقطۂ نظر سے اگر بھارت اپنی ضد پر اڑا رہا تو پاکستان کی غذائی صورت حال پر نہایت خطرناک طور پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

یہ واضح ہے کہ پاک پنجاب کی زندگی نہری سسٹم پر ہے اور اگر پانی کی ایک کافی مقدار اسکو دستیاب نہ ہو تو اس کا بہترین خوراک پیدا کرنے والا علاقہ بے آب و گیاہ صحرا میں تبدیل ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ دریاؤں کے پانی اور نہروں کا کوئی ایسا فیصلہ دونوں ملکوں کے درمیان ہونا چاہیئے جس سے پاک پنجاب کے اس علاقہ کو تقسیم سے پہلے کی طرح کافی مقدار میں پانی ملتا رہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ بھارت کے اس علاقہ کو جس میں آبپاشی کی ضرورت ہے محروم کر کے پاک پنجاب کی ضرورت کو پورا کیا جائے اس امر کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ نظام آبپاشی کے تناسب کا جائزہ لیا جائے۔ جو اس طرح ہے کہ سندھ طاس کے دریاؤں کا سالانہ اوسط بہاؤ ۱۶ کروڑ اسی لاکھ ایکڑ فٹ ہے۔ ان دریاؤں سے ۳ کروڑ ۶۵ لاکھ ۱۰ ایکڑ زمین سیراب ہوتی ہے۔ جس میں سے ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ایکڑ زمین (۸۴٫۹ فیصد) پاکستان میں اور ۵۹ لاکھ ایکڑ زمین (۱۵٫۱ فیصد) بھارت میں ہے۔ سندھ کے طاس میں کل قابل کاشت زمین ۸ کروڑ ۴۲ لاکھ ایکڑ ہے۔ جس میں ۷ کروڑ ۴۸ لاکھ ایکڑ پاکستان میں اور صرف ۷۶ لاکھ ایکڑ بھارت میں ہے۔ اس وقت پاکستان سندھ کے طاس کے پانی سے ۸۲٫۱۹ فیصد حصہ سے بہرہ ور ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ ۸۰ و ۹۰ فیصد کا حقدار ہے۔ لیکن بھارت چاہتا ہے کہ ۸۴٫۱۹ فیصد کو بھی کم کر دیا جائے۔ پھر حقیقت یہ ہے کہ بھارت اگر چاہے تو اپنے اس علاقہ کو گنگا اور جمنا سے جس کا بہاؤ بہت زیادہ ہے سیراب کر سکتا ہے۔

یہ تو ہے اس مسئلہ کا اخلاقی اور منصفانہ پہلو۔ لیکن یہی نہیں بلکہ تقسیم ملک کے وقت فریقین اس بات پر رضامند ہو گئے تھے کہ نئی بین الاقوامی سرحدیں متعین کرنے کے بعد پانی کی تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ مگر بھارت کے وزیر اعظم اب اس پر مصر ہیں کہ بھارت (مشرقی پنجاب) نے اس تجویز کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ حالانکہ ان کی معلومات غلط ہیں پنجاب پارٹیشن شعبہ (ب) نے اپنی رپورٹ میں صاف طور پر کہا ہے۔

> "کمیٹی اس بات پر متفق ہے کہ
> نہری پانی کے ان منظور کردہ حقوق
> میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔
> جن سے اس وقت دونوں خطے
> بہرہ اندوز ہو رہے ہیں"۔

چونکہ فریقین اس پر رضامند تھے۔ اس لئے کوئی جھگڑا ہی نہ تھا۔ جسے اس ٹریبونل کے سامنے پیش کیا جاتا۔ جو برطانوی پارلیمنٹ نے تقسیم ملک سے پیدا شدہ تنازعات کو نپٹانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور جنہیں پارٹیشن کمیٹی نے ناقابل حل قرار دے دیا تھا۔ لیکن نہروں کے متعلق متعدد دوسرے معاملات اس ٹریبونل کے سامنے پیش ہوئے۔ اور ہر معاملہ کا فیصلہ تالثی بنیاد پر کیا گیا۔ کہ فریقین تقسیم ملک سے پہلے جس قدر نہری پانی استعمال کر رہے تھے اسی طرح کرتے رہیں گے۔ یہ ہے اس مسئلہ کا قانونی پہلو مگر چونکہ یہ ٹریبونل زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو جب اس کا کام مکمل ہو گیا اسے ختم کر دیا گیا۔

اگلے ہی دن یعنی یکم اپریل کو مشرقی پنجاب (بھارت) کے انجینئروں نے بھارت سے آنے والی ساری نہروں کا پانی بند کر دیا۔ اور ایک طے شدہ امر کو تنازعہ کی صورت دے دی۔ یہ وقت نہایت خطرناک تھا۔ کھڑی فصل کو نقصان عظیم پہنچ رہا تھا۔ اور کسان نئی فصل کی کاشت سے محروم ہو رہے تھے۔ یہ صورت حال ہر گزرنے والے دن کے ساتھ ملک میں بے چینی اور خوف پیدا کر رہی تھی۔ نہ صرف فصلوں کو بچانے کے لئے بلکہ نہری پانی کی بندش سے کسانوں کے اعتماد کو جن کی زندگی بھارت کے اس غیر منصفانہ اور غیر اخلاقی اقدام سے خطرے میں پڑ گئی تھی بحال رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا ضروری تھا۔

ایسی اضطراری حالت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر بھارت نے اب اس تنازعہ کو ایسی صورت دے دی ہے۔ کہ جو حل ہونے میں نہیں آتی۔ اگرچہ بھارت نے سنٹرل باری دوآب اور دیپالپور نظام کی نہروں کو دوبارہ جاری کر دیا۔ مگر ریاست بہاولپور کی نہر ۹ چھوٹی نہریں اور ۱۴ نالے جو نہروں سے نکلتے ہیں۔ ابھی تک بند چلے آتے ہیں۔

سندھ طاس کے پانی کے متعلق اس ہفتہ واشنگٹن میں پاکستان اور بھارت کے مابین گفتگو شروع ہو رہی ہے یہ کانفرنس ورلڈ بنک کی سرپرستی میں ہو رہی ہے۔ مگر پنڈت نہرو نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اس کانفرنس کا انتظار نہیں کریں گے۔ اور بھاکرا بند کھول دیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ پاک پنجاب کا بہت سا علاقہ صحرا میں تبدیل ہو جائے گا۔ جو نہ صرف اخلاقاً بلکہ بین الاقوامی عدل و انصاف کے بھی خلاف ہے۔

انگریزی عہد میں پنجاب کا نہری سسٹم اس اصول پر چلتا رہا ہے۔ کہ آبپاشی کے نئے منصوبوں کی اجازت اس وقت دی جاتی تھی۔ جب پانی ضرورت سے زائد ہوتا تھا اور زیریں حصہ کے باشندوں کے حقوق کا تحفظ کر لیا جاتا۔ جب ۱۹۴۲ء میں بالائی ستلج پر بھاکرا بند کی تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تو صوبہ سندھ نے احتجاج کیا کہ اس منصوبے سے پانی کے اس ذخیرے پر اثر پڑے گا۔ جو حسب دستور ستلج سندھ کو مہیا کرتا ہے چنانچہ اس احتجاج پر غور کرنے کے لئے انڈس کمیشن بیٹھا۔ اور اس نے بین الاقوامی اصول کا از سر نو جائزہ لیا۔ اور رپورٹ مرتب کی جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے بھارت کے متعلقہ علاقہ کو گنگا جمنا سے سیراب کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بھارت کوئی ایسی صورت پر زور نہیں دے گا۔ جس سے بلاوجہ ایک ہمسایہ ملک کو جس کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت خوشگوار ہونے چاہئیں سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام

انعامی تحریری مقابلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ کے ارشاد کے پیش نظر کہ جماعت کے احباب اپنے اندر علمی تحقیق کی عادت ڈالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ایک کل پاکستان تحریری مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موضوع "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا یہ حصہ ہو گا۔

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔

مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہو گا۔

(۱) یہ مقابلہ صرف خدام تک ہی محدود ہو گا۔ (۲) مضمون زیادہ سے زیادہ ۲۵ صفحات فل سکیپ پر مشتمل ہو۔ اور صاف اور خوشخط لکھا ہو۔ (۳) تمام مضامین ۱۵ جولائی ۱۹۵۴ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر پہنچ جائیں۔ (۴) جج حضرات کا فیصلہ آخری ہو گا۔

نتیجہ کا اعلان ۱۵ اگست تک الفضل لاہور۔ المصلح کراچی۔ خالد ربوہ اور فرقان احمد نگر میں اشاعت کے لئے بھیجا جائے گا۔ انعامات اول دوم۔ سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر دیئے جائیں گے۔ معیاری مضامین کو سلسلہ کے اخبارات میں شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

خاکسار محمد اشرف ناصر ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

تصحیح

کل "الفضل" مورخہ ۲ جون صفحہ ۲ پر مندرجہ ذیل غلطیاں رہ گئی ہیں۔ احباب ذیل کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ کالم اول میں (۱) یتسذکرون فی خلق السموات کی بجائے یتفکرون فی خلق السموات۔ (۲) کالم ۲ سطر چودہ میں ہمارا ہنسنا رونا کی بجائے ہمارا ہنسنا رونا (۳) کالم ۳ میں "ظفر آدمی اسکو نہ جانیئے گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا" کی بجائے۔ "ظفر آدمی اسکو نہ جانیئے گا گو ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا"

دنیا ہلاکت کے دروازے پر

اور

اس کے بچاؤ کا صحیح طریق

از مکرم خورشید احمد صاحب منیر واقف زندگی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گجوات و جہلم

(۱)

موجودہ ترقی کے دور میں سائنس کی مدد سے جس قسم کے ہلاکت خیز اور تباہ کن آلاتِ حرب ایجاد کئے گئے ہیں۔ ان کے خوف سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں سراسیمگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ دنیا کا ہر ملک اور قریباً ہر فرد ان تباہی انگیز ہتھیاروں سے ہراساں اور پریشان ہو رہا ہے آئے دن ہر ملک اس کوشش میں مصروف ہے کہ کونسا طریق اختیار کیا جائے جس سے وہ اس ہولناک بربادی سے محفوظ رہ سکے۔ اس سلسلہ میں کہیں اقوام متحدہ کی اسمبلی میں اس موضوع پر بحث کی جاتی ہے اور کہیں بڑی طاقتیں امن امن کی دہائی دیتی ہوئی اس عقدہ کو حل کرنے کے لئے سر جوڑ کر بیٹھتی ہیں کبھی "تخفیف اسلحہ" پر زور دیا جاتا ہے۔ اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ ہر ملک ایک دوسرے کے مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر خطرناک اور تباہ کن ہتھیار تیار کرے۔ تا ڈر کی وجہ سے امن قائم رہ سکے۔ مگر ابھی تک اس سلسلہ میں تمام انسانی کوششیں بے کار ثابت ہو رہی ہیں اور پیش آمدہ تباہی سے مامون و مصئون رہنے کے لئے کوئی تسلی بخش علاج تجویز نہیں ہو سکا البتہ اس کے برعکس تباہ کن آلات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وضاحت مندرجہ ذیل چند مثالوں سے بخوبی ہو جاتی ہے۔

(۱) دنیا کے مشہور رسالے "ٹیلیجنس ڈائجسٹ" نے .... اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھا ہے کہ روس نے اپنے نئے ہلاکت خیز ہتھیار کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ جس کی مدد سے وسیع علاقوں میں تمام جاندار چیزوں کو پتھر کی طرح منجمد کیا جا سکتا ہے۔ جریدہ مذکور نے لکھا ہے۔ کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ کوئی چیز فضا میں چھڑکی گئی۔ جس کے بعد تمام علاقہ کرہ زمہریر میں تبدیل ہو کر رہ گیا۔ اور تمام نباتات پتھروں اور کنکروں کی مانند نظر آنے لگی۔ درخت چیخ چیخ کر گرنے لگے۔ اور زمین کی مٹی بھی پتھروں کی طرح جم گئی۔

(۲) ہائیڈروجن بم کی طاقت کا موازنہ اس شہاب ثاقب سے کیا جا سکتا ہے۔ جس نے ۱۹۰۸ء میں ایک جنگل کا ہزاروں مربع کلومیٹر علاقہ ہموار کر دیا تھا۔ اس شہاب ثاقب کا وزن دس لاکھ ٹن سے کم نہیں تھا۔ اور اس کی رفتار ۴۰ میل فی سیکنڈ تھی۔

(۳) ہائیڈروجن بم اتنا بڑا بنایا جا سکتا ہے۔ جس سے نیویارک جیسے بڑے علاقہ کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) ہائیڈروجن بم اس قدر بڑے بنائے جا سکتے ہیں کہ صرف چار بموں سے تمام دنیا کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

(۵) روس ایک نائٹروجن بم تیار کر رہا ہے جو دوسرے بموں سے زیادہ خطرناک ہو گا۔

گزشتہ دنوں چند سائنسدانوں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ہائیڈروجن بم میں ہیلیم کے ذرات شامل کر کے "کوبالٹ بم" تیار کیا جائے گا۔ جو ہائیڈروجن بم سے کہیں زیادہ مہلک ثابت ہو گا۔ وہ جس علاقہ میں گرایا جائے گا۔ وہاں میلوں میل کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہ سکے گی۔ اور سالہا سال تک بم کے متاثرہ علاقہ میں کوئی جاندار چیز داخل نہ ہو سکے گی۔

ذرا تصور فرمائیے کہ دنیا کس قدر تیزی کے ساتھ موت کے منہ میں جا رہی ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب کیا کیا جائے۔ تاکہ اس خطرناک تباہی سے دنیا محفوظ رہ سکے۔ اس سوال کا جواب تھوڑی سی تفصیل کا محتاج ہے ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ کہ جن مادی اسباب کے باعث دنیا ہلاکت کے غار میں گر رہی ہے پھر انہی اسباب کو وہ کلی طور پر اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتی ہے۔ حالانکہ ماضی کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ مادی اسباب کے ریت پر بنایا ہوا امن کا قلعہ کبھی مضبوط ثابت نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ وہی امن کا حصار مستحکم ثابت ہوا ہے۔ جس کی دیواریں روحانیت کی بنیادوں پر استوار کی جائیں۔ اس لئے سابقہ تجربہ شدہ واقعات کی روشنی میں آج بھی ہم پورے وثوق اور دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ دنیا کو امن صرف اور صرف روحانیت کے قلعہ میں پناہ گزین ہونے سے ہی ملے گا۔ اس کے بغیر امن کی تلاش کی تمام کوششیں عبث اور بے سود ہیں۔ آج ہماری یہ آواز شاید صدائے بازگشت ہو کر رہ جائے۔ مگر عنقریب رونما ہونے والے واقعات ثابت کر دیں گے کہ دنیا کو امن محض آستانہ ایزدی پر جھکنے سے ہی نصیب ہو گا۔

آج تمام اقوام عالم کسی نہ کسی آسمانی صحیفہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا یہ تعلق رسمی ہی کیوں نہ ہو مگر ہے ضرور۔ ان تمام کتب سماویہ میں آخری زمانہ کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ جب دنیا پر معصیت و گناہ کی گھٹا ٹوپ تاریکیاں چھا جائیں گی نوعِ انسان معبودِ حقیقی کی پرستش چھوڑ کر احکام خداوندی کے ساتھ اپنے عمل یا قول سے استہزا کرے گی۔ اور اپنے اپنے پیشواؤں کی دی ہوئی تعلیم کو بھول جائے گی۔ تب یوں ہو گا کہ بھٹکی ہوئی دنیا کو راہ راست پر گامزن کرنے کے لئے اور امن کے متلاشیوں کو امن دلانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص مبعوث کیا جائے گا۔ جو اقوام عالم کے سابقہ پیشواؤں کا مثیل ہو گا۔ جس کی طرف قرآن پاک واذا الرسل اقتت میں اشارہ فرماتا ہے۔ اور وہی جری اللہ فی حلل الانبیاء دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا اسی کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر دنیا امن اور چین کا سانس لے گی۔

الہٰی نوشتوں کے مطابق آج سے قریباً پون صدی پیشتر قادیان کی سرزمین سے موعود اقوام عالم کا ظہور ہوا۔ اور اس نے باواز بلند آفات و مصائب میں مبتلا ہونے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا :-

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آپ کی یہ مقدس اور پُر امن آواز آج ایٹم بموں سے خوفزدہ ہونے والوں کو امن کا مژدہ سنا رہی ہے۔ ہائیڈروجن بموں سے ہراساں ہونے والوں کو سلامتی کا پیغام دے رہی ہے "کوبالٹ بموں" کے مہلک اثر سے پریشان ہونے والوں کو تسکین دلا رہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے امن کے خواہاں ہوتے ہیں اور ہلاکت کے طریق کو چھوڑ کر سلامتی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ (باقی)

ضرورت مند اصحاب متوجہ ہوں

Stenographers

سندھ پبلک سروس کمیشن کی طرف سے سٹینو گرافروں کی بیس اسامیوں کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم میں ۵۴/۶-۲۰ تک طلب کی گئی ہیں۔ تنخواہ ۱۶۰ - ۳۲۵۔ شرائط عمر ۵۴/۷-۱ کو ۱۸ تا ۲۸ شارٹ ہینڈ سپیڈ ۸۰ تا ۱۰۰ ٹائپ سپیڈ ۴۰۔ دس روپے فیس ہمراہ درخواست۔ سفر کراچی برائے ٹسٹ اپنے خرچ پر فارم درخواست قیمتی آٹھ آنے واپسی لفافہ ۳½ آنے کے ٹکٹ بھیجکر سیکرٹری سندھ پبلک سروس کمیشن کراچی سے طلب کریں (ڈان ۵۴/۵-۲۴)

امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کا نادر موقعہ

Fellowships offered through the United States Educational Foundation in Pakistan

درخواستیں ۵۴/۷-۱۵ تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر طلب کی گئی ہیں۔

Executive Secretary U.S.E.F. Pakistan El-Markaz Building Bundar Road Karachi.

فیلوشپ کی قسمیں (۱) اضلاع متحدہ امریکہ میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم (۲) ریسرچ سکالر (۳) لیکچرار۔ گرانٹ یا عطیہ کے مدارج۔ (ا) پوری گرانٹ جو جملہ مصارف رہائش و فیس و اخراجات سفر پر مشتمل ہے (ب) جزوی گرانٹ جو اخراجات رہائش و سفر کے ایک حصہ پر مشتمل ہے (ج) سفری گرانٹ جو صرف اخراجات سفر پر مشتمل ہے۔ شرائط۔ پاکستانی گریجوایٹ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن البتہ پوسٹ گریجوایٹ ڈگری والے کو ترجیح۔ عمر بصورت گرانٹ طالب علمی ۳۵ سے کم ہو۔ دیگر صورتوں میں عمر کی شرط نہیں۔ البتہ ۴۵ سال سے کم عمر والوں کو ترجیح۔ مجوزہ درخواست فارم ملنے کے پتے۔

(1) United States Educational Foundation Pakistan El-Markaz Bundar Road Karachi

(2) The U.S. Information Service Finlay House Bank Square Lahore

(3) U.S. Information Service 9 Topkhana Road Dacca.

(سول لاہور ۵۴/۵-۳۰)

(ناظر تعلیم و تربیت)

تلاوت قرآن کریم

(از مکرم ناصر احمد صاحب ظفر جامعہ احمدیہ احمد نگر)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا وہ پاک کلام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا۔ یہ سب سے افضل اور آخری کتاب ہے۔ اس کی حفاظت کا خدا تعالیٰ خود ذمہ دار ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ (سپارہ ۱۴ ع ۱) بعض دفعہ ہم ایک معمولی سی کتاب کو صرف اس لئے توجہ سے پڑھتے ہیں۔ تاکہ ہمارے علم میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ اگر ہم قرآن کریم کو جو تمام دینی اور دنیاوی کتابوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ پورے غور وخوض اور تدبر سے پڑھیں۔ تو اس کے نتیجہ میں ہم اپنی زندگی کو دین اور دنیا میں کامیاب اور کامران بنا سکتے ہیں۔ اس کو سوچ کر پڑھنا بہت بڑی برکت کا باعث ہے۔ تلاوت قرآن کریم کی اہمیت خود قرآن کریم میں مذکور ہے۔ کہ اقم الصلوٰۃ۔۔۔۔۔ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل و قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودًا۔ (پ ۱۵ ع ۹)

ترجمہ:۔ صبح کے وقت خاص طور پر قرآن شریف کی تلاوت کیا کرو۔ کیونکہ صبح کا وقت حضور قلب کا وقت ہوتا ہے۔ اور اس وقت قرآن کریم پڑھنے میں خوب دل لگتا ہے۔ ا

انسان رات بھر آرام کے بعد صبح تازہ دم ہو کر اٹھتا ہے۔ تو اس وقت کی خوشگوار اور پُرسکون فضا میں دل ودماغ تروتازہ ہوتا ہے۔ اس میں سوچنے اور سمجھنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ ہر بات پر صحیح طریق سے غور کر سکتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے کلام کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے معانی اور مطالب پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنے بے نظیر اور مقدس کلام کی تلاوت کے لئے صبح کا وقت زیادہ موزوں اور مناسب قرار دیا ہے۔ پھر فرمایا ہے۔ کتاب انزلنٰہ مبارکًا لیدبروا اٰیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب (پ ۲۳ ع ۱) یعنی اے نبی جو کتاب ہم نے تیری طرف اتاری ہے۔ بڑی برکت والی ہے۔ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں۔ اور جو عقل رکھتے ہیں۔ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

تلاوت قرآن کریم کی ایک یہ بھی برکت ہے۔ کہ اس کے ذریعہ دلوں کو تقویت اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ (پ ۱۳ ع ۴) یعنی دل کا اطمینان صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حاصل ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اس کی تلاوت سے غمگین اور رنجیدہ دلوں کو سکون اور طمانیت مل سکتی ہے۔ انسان مایوس نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی اطاعت کر کے اس کی رحمت و برکت کی امید رکھتے ہوئے کاروبار دنیاوی میں مصروف رہتا ہے۔ دنیا کی کوئی ناکامی اور نامرادی اس کا حوصلہ پست نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اسکی نگاہ اللہ تعالےٰ پر ہوتی ہے۔

تلاوت قرآن کریم کی ایک اور فضیلت قرآن کریم کے الفاظ ہی میں یہ ہے۔ کہ وننزل من القراٰن ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین۔ (پ ۱۵ ع ۱)

یعنی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایسی باتیں اتاری ہیں۔ جو ایمان والوں کے لئے روحانی بیماریوں کا علاج اور ان کے لئے رحمت کا موجب ہیں۔ گویا قرآن شفا بھی ہے۔ اور رحمت بھی۔ روحانی بیماریوں سے مراد وہ بیماریاں نہیں ہیں۔ جن کا اثر جسم پر ہوتا ہے۔ مثلاً بخار۔ درد وغیرہ۔ بلکہ انسانی روح کی بیماریاں ہیں۔ جیسے کوئی بات اپنی خواہش اور مرضی کے خلاف پا کر اس کا الزام خدا پر رکھنا۔ خدا کی وحدانیت اور اسکی صفات میں کسی قسم کا شک کرنا اور خدا کو اپنا آقا اور مالک مانتے ہوئے اس کے احکام کی تعمیل نہ کرنا قرآن کریم کی تلاوت سے ان مرضوں سے بھی مریض کو شفا ملتی ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اس طرح اپنی نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ پھر اس کی ذات اور صفات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ مومنوں کے ایمان میں کوئی کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔ اور جب یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ تو پھر خدا ان کو اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔ اور وہ دنیا کی عزت اور آخرت میں بھلائی حاصل کر لیتے ہیں۔

پھر تلاوت کرنے والے تو رہے ایک طرف تلاوت کے سننے والوں کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے محروم نہیں رکھا۔ اس نے ان کے لئے بھی رحمت کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے فاذا قرئ القراٰن فاستمعوا لہ و انصتوا لعلکم ترحمون۔ (پ ۹ ع ۱۴)

یعنی جب قرآن کریم پڑھا جائے۔ تو اسے بہت توجہ کے ساتھ سنو۔ اور خاموش رہو۔ تاکہ اسکی برکت سے تم پر رحم کیا جائے۔ تلاوت قرآن کریم کے متعلق ہمارے آقا سرور دوجہاں سید ولدِ آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

افضل عبادۃ امتی تلاوۃ القراٰن

ترجمہ:۔ میری امت کے لئے سب سے بہتر عبادت تلاوت قرآن کریم ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔ خیرکم من تعلم القراٰن وعلمہ۔ یعنی تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو خود قرآن کریم کا علم پڑھے۔ اور دوسروں کو سکھائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص قرآن کریم کی تلاوت ایسے ذوق وشوق اور محبت اور محویت سے کرتا ہے۔ کہ اسے اللہ تعالےٰ سے اپنے لئے دعا کرنے کی بھی خبر نہیں رہتی۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ انعام دیتا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ لوہے کی طرح دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کس چیز سے اس زنگ کو دور کیا جا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم کی تلاوت سے

جہاں متذکرہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت میں بہت بڑی برکت ہے۔ وہاں یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیئے۔ کہ صرف الفاظ کی تلاوت گو موجب ثواب تو ہے۔ لیکن اس تلاوت سے ہماری زندگی میں وہ عظیم الشان تغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو انسانی تخلیق کی علتِ غائی ہے۔ عربی زبان ہماری مادری زبان نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں بلاد عربیہ کے مقابلہ میں دگنی محنت کی ضرورت ہے۔ پہلی محنت جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم قرآن کریم کے الفاظ کے معنی سمجھ سکیں۔

بلاد عربیہ کے مسلمان اس محنت کے زیادہ محتاج نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی مادری زبان عربی ہے۔ اور وہ ایک حد تک قرآن کریم کے معنی سمجھتے ہیں۔ دوسری محنت جس کے ہم اور وہ لوگ جن کی مادری زبان عربی ہے۔ برابر کے محتاج ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ قرآن شریف سے صوری اور معنوی اعراض نہ ہو۔ صوری اعراض تو یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کی تلاوت کی ہی نہ جائے۔ اور معنوی اعراض یہ ہے۔ کہ تلاوت سے کما حقہٗ استفادہ نہ کیا جائے۔

یہ ہر دو اعراض خطرناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ان سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو تنبیہہ فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانًا فھو لہ قرین۔ (پ ۲۵ ع ۱۰)

یعنی جو رحمٰن کے ذکر سے یعنی قرآن سے آنکھیں بند کرے گا۔ ہم اس کے ساتھ شیطان کو لگا دیں گے۔ کہ وہ اس کا رفیق ہو گا۔

اس سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث بھی درج کی جاتی ہے۔

عن زیاد ابن لبید رضؓ قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئًا فقال ذاک عند اوان ذھاب العلم۔ قلت یارسول اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القراٰن ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناءنا ابناءھم الی یوم القیامۃ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاریٰ یقرءون التورٰۃ والانجیل لا یعلمون بشئ مما فیھما (احمد)

ترجمہ:۔ زیاد بن لبید سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک چیز کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کے وقت وقوع پذیر ہو گی۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ علم کس طرح جا سکتا ہے۔ جبکہ ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ اور اسے اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور آگے ہمارے بیٹے اپنی اولاد کو تا قیامت پڑھاتے رہیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے زیاد! تیری ماں تجھ کو کھوئے۔ میں تو تجھے اس شہر میں بہت سمجھدار انسان سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہود اور عیسائی توریت اور انجیل نہیں پڑھتے۔ لیکن وہ اس کے مفہوم اور مطلب کو بالکل نہیں سمجھتے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تصور میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی۔ کہ مسلمانوں پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے۔ کہ قرآن کریم کے ہوتے ہوئے بھی مسلمان اس کے علم سے بے بہرہ ہو جائیں گے۔ اور وہ قرآنی علوم کے نور سے محروم رہ کر یہود ونصاریٰ کے مشابہ ہو جائیں گے۔ لیکن اب ہماری حالت واقعی قابل رحم ہے۔ کیونکہ اول تو مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہی نہیں۔ اگر کبھی تلاوت کر بھی لیں۔ تو پھر قرآن کریم کے الفاظ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترتے۔ اور صحیح معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول کے مصداق بن رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے۔ لیکن قرآن کریم کے الفاظ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کریں گے۔

غرض ہمارے لئے ازبس ضروری ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے معانی اور مطالب پر بھی غور کرتے جائیں۔ سادہ قرآن شریف پڑھنے والے کی ایسی مثال ہے۔ کہ جیسے کوئی مریض کسی حکیم سے اپنی بیماری کا نسخہ لکھوائے اور اس کے بجائے اس کے کہ اس کے مطابق اشیاء خرید کرنے اور ان کی دوا بنا کر استعمال میں لائے۔ اس کو طوطے کی طرح رٹنا شروع کر دے۔

احرار سے مفاہمت کا اعلان اس امر کے مترادف تھا کہ حکومت پنجاب ہر قیمت پر احرار سے سمجھوتہ کرنے کی خواہاں ہے

ملتان کی فائرنگ میں ہلاک ہونے والے ملکی قانون کی نگاہ میں مجرم تھے مگر انہیں شہید قرار دیا گیا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ!

(گذشتہ سے پیوستہ)

احرار کی جانب سے جو یقین دہانی ۲۱ جولائی کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ اس کے صدور کی تاریخ کے متعلق شہادتوں میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے مسٹر دولتانہ کے بیان کے مطابق احرار کا ایک وفد مولوی محمد علی جالندھری کی قیادت میں اُن کے دفتر میں ان سے ملا۔ اس روز غالباً جولائی کی اٹھارہ تاریخ تھی۔ اور ملاقات کے وقت بعض افسر بھی وہیں موجود تھے لیکن مسٹر یعقوب علی نے میر نور احمد سے جو سوال پوچھے۔ ان میں سے ایک سے ظاہر ہوتا ہے کہ وفد وزیر اعلیٰ سے ۱۹ جولائی کو ملا۔ حکومت اور ارکان وفد کے مابین جب مفاہمت ہو چکی۔ تو ایک موزوں بیان کا مسودہ مرتب کرنے کا معاملہ ہاتھ میں لیا گیا۔ میر نور احمد اور مسٹر ابراہیم علی چشتی کے بیان کے مطابق ان شرائط کا مسودہ جن کے ساتھ یہ یقین دہانی شائع کرنی تھی۔ ان کی اور احرار رہنماؤں کی ایک مشترک کانفرنس میں زیر غور آیا اور اخبارات میں اشاعت اس کے بعد عمل میں آئی مولانا محمد بخش مسلم کا بیان ہے۔ کہ اس کانفرنس میں مولانا ابو الحسنات۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبزادہ فیض الحسن مولانا غلام محمد ترنم اور خود مولانا محمد بخش مسلم شامل تھے۔ یہ کانفرنس اسی روز ہوئی۔ جس روز ملتان میں فائرنگ ہوئی تھی۔ گویا یہ واقعہ ۱۹ جولائی یا اس کے بعد کا ہے۔ کانفرنس بادامی باغ کے ایک کارخانے میں ہوئی چونکہ دولتانہ سے رہنماؤں کی ملاقات یا بعد کی اس کانفرنس کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ اور خود مسٹر دولتانہ کو تاریخ کا یقینی علم نہیں۔ اس لئے ہم مولانا محمد بخش مسلم کا یہ بیان تسلیم کرنے پر آمادہ ہیں کہ میر نور احمد اور مولوی ابراہیم علی چشتی کے ساتھ رہنماؤں کی یہ کانفرنس ملتان میں فائرنگ کے بعد ہوئی۔ یہ بات نہ صرف زیادہ قرین قیاس ہے۔ بلکہ حکومت پنجاب کے اس مراسلہ سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ جو حادثہ کُپ کے متعلق وزیر اعظم پاکستان کے استفسار کے جواب میں بھیجا گیا تھا۔ ان حقائق کے پیش نظر کہنا پڑتا ہے کہ احرار سے مفاہمت کا اعلان چونکہ واقعہ کُپ کے بعد ہوا اسلئے یہ اعلان یہ بات کہنے کے مترادف تھا۔ کہ حکومت ہر قیمت پر احرار سے سمجھوتہ کرنے کی خواہاں ہے۔

کُپ کا حادثہ

اس مرحلہ پر کُپ کے حادثہ کا اجمالی تذکرہ ضروری ہے۔ اضلاعی حکام کا عام طور پر یہی خیال تھا۔ کہ ہر چند جلوس اور عوامی جلسے دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کی رو سے ممنوع ہوں۔ تاہم انہیں منتشر نہیں کرنا چاہیئے لیکن ضلع ملتان میں تھانہ کُپ کے ایک سب انسپکٹر پولیس کو احکام کی صدور اور ان کی مسلسل خلاف ورزی کی نوعیت کا احساس ہو گیا۔ اس سے ۱۸ جولائی کو اس اہل کار کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ملتان میں نکلنے والے جلوس یا عوامی جلسے کو بزور منتشر کیا جائے۔ اس چیز کو ایک گستاخ افسر کی جانب سے ناموس رسول کی تحقیر و توہین سمجھا گیا۔ لہذا اگلے روز پانچ ہزار افراد کا ایک پرجوش ہجوم تھانہ کُپ کے گرد جمع ہو گیا۔ اور اس گستاخ سب انسپکٹر کی تبدیلی کا مطالبہ کیا۔ اس وقت جو دو بڑے افسر وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ہجوم کا جوش ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ان کی مساعی لاحاصل رہیں۔ تھانہ کا جنگلہ اس ہجوم کے بوجھ سے ٹوٹ گیا۔ جو وہاں جھکا ہوا تھا۔ اس کے ٹوٹنے کے بعد ہجوم خود تھانہ کی حدود میں داخل ہو گیا۔ پندرہ سپاہیوں کا ایک دستہ یوں بلا اجازت چلے آنے والے ہجوم پر لاٹھی چارج کرنے کو نکلا۔ لیکن اس پر چونکہ اینٹوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ اس لئے اسے پسپا ہونا پڑا۔ اس وقت کسی شخص نے عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ پولیس نے یہ دیکھ کر گولی چلا دی۔ جس سے تین آدمی موقعہ پر ہلاک اور تیرہ زخمی ہو گئے زخمیوں میں سے تین افراد ہسپتال پہنچ کر چل بسے۔

ملتان کی فائرنگ پر احتجاج اور مرنے اور زخمی ہونے والوں سے اظہار ہمدردی و غمگساری کے لئے کئی جگہ جلسے ہوئے۔ آخر کار اس واقعہ کی تحقیقات ہائی کورٹ کے ایک جج نے کی۔ جو اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ فائرنگ جائز تھی۔ اگرچہ مرنے اور زخمی ہونے والے افراد ایک غیر قانونی اجتماع کے ارکان ہونے کی حیثیت سے ملکی قانون کی نگاہوں میں مجرم تھے۔ تاہم انہیں متعدد جلسوں میں کھلم کھلا شہید قرار دیا گیا۔ اور احرار نے ان کا چہلم کرنے کی غرض سے ملتان میں ۲۹ اگست ۱۹۵۲ء کو جلسے کے انعقاد کا اعلان کیا۔ ڈی آئی جی سی آئی ڈی نے مشورہ دیا کہ اس جلسہ کی ممانعت کر دی جائے۔ مگر وزیر اعلیٰ نے یہ تجویز نامنظور کی۔ سی آئی ڈی نے احرار کو صرف تنبیہہ کرنے پر رضامند ہوئے انہوں نے یہ تجویز بھی نامنظور کر دی کہ تنبیہہ کے بعد حکومت اس باب میں اعلامیہ شائع کرے ہوم سیکرٹری نے جب دوسری بار یہ پوچھا کہ احرار رہنماؤں کو عمومی تنبیہہ کر دی جائے یا نہیں۔ تو وزیر اعلیٰ نے جواب دیا۔ کہ حکومت کو اس مرحلے پر عمومی تنبیہہ کے متعلق بیکار سوچنے کی ضرورت نہیں۔

مسلم لیگ

اس وقت تک مسلم لیگ مطالبات کی کھلم کھلا تائید و حمایت کرنے لگی تھی۔ اور اضلاع لاہور جھنگ اور شیخوپورہ میں مسلم لیگی کارکنوں اور عہدیداروں کے دستخط سے کئی پوسٹر اور دستی اشتہار شائع ہونے لگے تھے۔ مسلم لیگی کارکنوں نے احرار کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے جلسہ ہائے ختم نبوت کی صدارت بھی کرنی شروع کر دی۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر کے علم میں یہ بات بھی آئی۔ کہ لیگی کارکن دوسری سیاسی جماعتوں کے جلسوں کی صدارت کر رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے لیگ کی پالیسی کی وضاحت ضروری سمجھی۔ اور یکم اپریل ۱۹۵۲ء کو حسب ذیل بیان اخبارات میں شائع کیا:-

"میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ صوبہ کے بعض مقامات پر مسلم لیگ کے سرکردہ ارکان نے جن میں بعض حالات میں اضلاعی مسلم لیگیوں کے صدر تک شامل ہیں۔ احرار کی کانفرنسوں کی صدارت کی ہے۔ یہ واضح کرنا ضروری ہے۔ کہ کسی دوسری تنظیم کی کانفرنسوں کی صدارت مسلم لیگ کے نظم و ضبط کے قواعد کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا میں ہدایت کرتا ہوں۔ کہ مسلم لیگ کا کوئی رکن آئندہ کسی ایسے جلسے کی صدارت نہ کرے جو مسلم لیگ کے علاوہ کسی اور تنظیم کے کہنے پر یا اہتمام سے منعقد ہوئے ہوں۔ تاہم یہ ہدایت ایسی تقریبات میں شرکت سے تعلق نہیں رکھتی۔ جو خالص معاشری یا غیر سیاسی نوعیت کی ہوں۔ یہاں سیاسی کے لفظ کا مطلب ڈھیلے ڈھالے انداز میں نہیں بلکہ بڑی صحت سے لینا چاہیئے۔ یہ امر صد درجہ ضروری ہے۔ کہ مسلم لیگ کے ارکان کسی ایسی سرگرمی میں حصہ نہ لیں جس سے پاکستان کے شہریوں میں معاندت اور منافرت پیدا ہونے کا امکان ہو۔ اس کے علاوہ مسلم لیگ کے ارکان پاکستان کے شہریوں کے مخصوص طبقوں اور گروہوں کے خلاف دشنام طرازی یا اُن کی مذمت بھی نہ کریں۔"

گشتی مراسلہ

اس بیان کی بناء پر ۱۳ اپریل ۱۹۵۳ء کو ایک گشتی مراسلہ تمام اضلاعی اور شہری مسلم لیگیوں کو بھیجا گیا۔ جس میں مسلم لیگ کے ارکان کو معاشری اور غیر سیاسی جلسوں کے سوا باقی تمام غیر لیگی جلسوں میں شرکت کی ممانعت کی گئی۔ اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ مسلم لیگ کے ارکان کو ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جن سے پاکستانی شہریوں کے مختلف طبقات میں بے گانگی یا دشمنی پیدا ہو۔ یا جو باشندگان پاکستان کے کسی مخصوص طبقے یا گروہ کے خلاف ہوں۔

اس ہدایت کے باوجود مسلم لیگ کی اضلاعی اور قصباتی شاخوں نے اپنے آپ کو اس تحریک سے وابستہ کرنا شروع کر دیا۔ جو بڑی سرعت سے پھیل رہی تھی۔ پہلے ہی یہ ذکر آچکا ہے۔ کہ سرگودھا اور گوجرانوالہ میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کی خلاف ورزی میں احرار کی جانب سے مساجد میں جلسہ ہائے عام کے انعقاد کی بناء پر بعض افراد کے خلاف مقدمات چل رہے تھے۔ اب ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو سٹی لیگ گوجرانوالہ کے ایک اجلاس میں حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:-

(۱) "عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔"

(۲) سٹی مسلم لیگ دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کو مساجد پر عائد کرنے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس کے نزدیک یہ احکام نہ صرف غیر ضروری ہیں۔ بلکہ لوگوں کی مذہبی عبادات میں براہ راست مداخلت ہیں۔ اسلئے وہ ان احکام کو واپس لینے کا مطالبہ حکومت سے کرتی ہے۔

(۳) سٹی مسلم لیگ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں چلنے والے تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں۔ اور اس بناء پر گرفتار ہونے والے اشخاص کو رہا کر دیا جائے۔

(۴) سٹی مسلم لیگ فیصلہ کرتی ہے کہ جو لوگ دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مساجد میں جمع ہونے کے الزام میں گرفتار ہوئے ہیں۔ انہیں قانونی امداد

دی جائے۔"

اس کے تین روز بعد یعنی ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو سٹی مسلم لیگ سرگودھا نے ذیل کی قراردادیں بھی منظور کیں:-

(۱) "سٹی مسلم لیگ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی متفقہ طور پر تائید کرتی ہے۔

(۲) سٹی مسلم لیگ درخواست کرتی ہے۔ کہ صوبہ مسلم لیگ اور کل پاکستان مسلم لیگ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں لے کر قوم کو مزید انتشار سے بچائے۔

(۳) مرکزی اور صوبائی مسلم لیگیوں کو ان مطالبات کی اہمیت و نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ عوام کے متفقہ مطالبات ہیں۔ اور اس باب میں ان کے جذبات کیا ہیں، ان کے متعلق کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔"

سٹی مسلم لیگ کاموں کے نے اس مفہوم کی قرارداد منظور کی۔ کہ علماء نے متفقہ طور پر احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ اس لئے احمدیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت کے نااہل قرار دیا جائے۔ مسلم لیگ کے ان ارکان کو جو احمدی ہیں لیگ سے نکال دیا جائے۔ اور آئندہ کسی احمدی کو لیگ کی رکنیت کا اہل نہ سمجھا جائے۔

مسٹر دولتانہ صدر پنجاب مسلم لیگ کا ایک بیان "آفاق" کے ۸ جولائی کے شمارہ میں شائع ہوا۔ جس میں مسلم لیگ کے ارکان سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اپنی تنظیم کو ختم نبوت سے پیدا ہونے والے دینی اور سیاسی مسائل کے حل میں مدد دیں۔ مسٹر دولتانہ نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ وہ صبر و سکون سے کام لے کر صوبہ مسلم لیگ کی کونسل اور مجلس عاملہ کو ان مسائل سے نبٹنے دیں۔ کیونکہ درحقیقت یہی ادارے صوبہ لیگ کے ۲۶ اور ۲۷ جولائی کو ہونے والے اجلاس میں عوام کی صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔

صوبہ لیگ میں قراردادیں

پنجاب صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس ۲۸ جون ۱۹۵۲ء کو ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ لیگ کا آئندہ اجلاس جو ۲۶ اور ۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو منعقد ہو۔ یکم جولائی ۱۹۵۲ء کو اس اجلاس کا عارضی ایجنڈا بھی مرتب کر دیا گیا۔ لیکن اس میں مسئلہ ختم نبوت شامل نہیں تھا۔ ایجنڈا تمام کونسلروں کے نام اس التماس کے ساتھ بھیجا گیا۔ کہ وہ جو بھی قراردادیں پیش کرنا چاہیں ۱۵ جولائی تک بھیج دیں۔ اس کے جواب میں لیگ کے جائنٹ سیکرٹری کو حسب ذیل قراردادیں موصول ہوئیں:-

(۱) قرارداد مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء

محرک قاضی مرید احمد ایم۔ ایل۔ اے کونسلر پنجاب مسلم لیگ۔ مؤید صاحبزادہ محمود شاہ (گجرات) کونسلر پنجاب مسلم لیگ۔

"پنجاب مسلم لیگ کونسل کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ اجلاس مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کو ہدایت کرتا ہے کہ کہ وہ کسی قریبی تاریخ کو پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں اس مفہوم کی قرارداد منظور کرائے جس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ مجلس دستور ساز سے کیا جائے۔"

(۲) قرارداد مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء

محرک صاحبزادہ سید محمود شاہ کونسلر پنجاب مسلم لیگ مؤید، قاضی مرید احمد کونسلر پنجاب مسلم لیگ

"پنجاب مسلم لیگ کا یہ اجلاس ریاست سے چوہدری ظفر اللہ خان کی وفاداری کو شک و ارتیاب کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اسے یقین ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے عقیدہ مرزائیت کو پھیلانے اور سرکاری اسامیاں مرزائیوں سے بھرنے کے لئے وزیر خارجہ کے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اسے یقین ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے حل میں ناکامی کا باعث نہ صرف چوہدری ظفر اللہ خان کی نااہلیت ہے۔ بلکہ اس کی ناکامی کے اسباب میں برطانیہ عظمیٰ [illegible] ہے ان کی اور ان کی جماعت کی روائتی وفاداری بھی شامل ہے۔ اسے یقین ہے۔ کہ پاکستان بلاد اسلامیہ اور کشمیر کے مسائل وزارت خارجہ سے چوہدری ظفر اللہ خان کی جلد از جلد برطرفی کے مقتضی ہیں۔"

(۳) قرارداد مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء

محرک محمد اسلام الدین ایم۔ ایل۔ اے۔ وہاڑی ضلع ملتان۔

"مرزائی رسول اکرمؐ کی ختم المرسلینی پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس کے برعکس ان کا خیال یہ ہے کہ حضور کی ختم المرسلینی پر ایمان لانے والے کافر ہیں۔ لہٰذا انہیں ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ مطالبہ دینی، جمہوری اور آئینی اصول پر مبنی ہے۔ پنجاب صوبہ مسلم لیگ کو چاہیئے۔ کہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو پرزور الفاظ میں مرکزی حکومت کے ذہن نشین کرائے۔ اور اس حکومت سے مطالبہ کرے کہ مختلف العقیدہ افراد کو وہ اقلیت قرار دے۔"

(۴) قرارداد مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۲ء

محرک مولانا سید احمد سعید کاظمی (ملتان) رکن صوبہ مسلم لیگ کونسل۔ مؤید اول خواجہ عبدالحکیم صدیقی صدر سٹی مسلم لیگ ملتان۔ مؤید ثانی صوفی محمد عبد الغفور لدھیانوی آنریری آفس سیکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ملتان (کونسلر صوبہ مسلم لیگ)

"ہرگاہ کہ قادیانیوں کو متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا انہیں ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس امر کا اعلان کرنے میں حکومت تاخیر نہ کرے۔"

"ہرگاہ کہ چوہدری ظفر اللہ خان جو قادیانی ہیں مسلمانوں کے نمائندہ نہیں۔ لہٰذا پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کو حکومت پاکستان سے مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ انہیں اس منصب سے برطرف کر کے ان کی جگہ پر کسی معتمد مسلمان کو فائز کیا جائے۔"

(۵) قرارداد مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء

محمد ابراہیم قریشی جنرل سیکرٹری مسلم لیگ جھنگ۔ کونسلر پنجاب مسلم لیگ۔

"کونسل کو اعلان کرنا چاہیئے کہ احمدیوں کو ان کی دینی تحریر و کردار کی بناء پر ایک علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ لیکن کونسل کو یہ اعلان بھی کرنا چاہیئے کہ ان سے جس قدر فراخدلانہ سلوک ممکن ہو کیا جائے۔"

"کونسل کو [illegible] کہ رسول اکرمؐ کی ختم المرسلینی کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے کافی قدم اٹھانے چاہئیں۔ اور آئندہ جماعت احمدیہ کے کسی رکن کو کسی کلیدی آسامی پر نہیں لگانا چاہیئے۔"

"عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا مسئلہ مسلم لیگ کو خود اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے تاکہ آئندہ کسی ظلی یا بروزی میں اس کے علی الرغم کوئی ایسا عقیدہ پیش کرنے کی جرأت نہ ہو جس سے ریاست کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے۔"

مجلس عاملہ کا آئندہ اجلاس پنجاب صوبہ مسلم لیگ کے صدر مسٹر دولتانہ کی صدارت میں ۲۵ جولائی کو منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں صدر نے اعلان کیا۔ کہ جو قراردادیں ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء تک وصول ہوئی ہیں انہوں نے اور دوسرے عہدیداران نے ان کا جائزہ لیا ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ کونسل میں صرف آٹھ قراردادیں پیش کی جائیں۔ مجلس عاملہ نے یہ بات منظور کر لی۔ منظور ہونے والی قراردادوں میں سے تیسری کا عنوان ختم نبوت تھا۔ یہ قرارداد سید مصطفیٰ شاہ گیلانی کی جانب سے پیش ہونے والی تھی۔

تحریک جدید کا چندہ کہاں کہاں سے دیا تھا؟

یہ بات تو نہایت ضروری ہے کہ تحریک جدید دور اول کا ہر مجاہد اپنی تسلی کر لے۔ کہ اس کا نام انیس سالہ فہرست میں درج ہو چکا ہے۔ تا فہرست کے شائع ہونے پر کسی فرد واحد کو یہ شکایت نہ ہو۔ کہ نام یا رقم کی اشاعت میں دفتر نے فلاں غلطی کی ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ ہر مجاہد خود دفتر میں تشریف لا کر یا بذریعہ خط و کتابت اپنی تسلی کر لے لیکن بعض احباب لکھتے ہیں۔ کہ ہیں انیس ۱۹ سال ادا کر چکا۔ بقایا نہیں۔ حساب فوراً بھیج دیں۔ حالانکہ دفتر کہہ رہا ہے۔ کہ دفتر کنندہ یہ تشریح کرے۔ کہ اس نے دسویں سال کا چندہ کہاں سے دیا تھا۔ اور پھر گیارہویں سال سے انیسویں ۱۹ سال تک کہاں کہاں سے اور کتنا کتنا دیتا رہا۔ تا ان کا حساب بنانے میں دیر نہ ہو۔ باوجود اعلان کے احباب کم توجہ کر رہے ہیں۔ خط و کتابت میں اپنا پورا ایڈریس لکھنا چاہیئے بعض صرف نام ہی لکھ کر حساب دریافت کرتے ہیں۔

(از دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ترکی کے وزیر اعظم اور ان کے ساتھی واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن ۱ جون۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان میندریز نائب وزیر اعظم مسٹر زور لو وزیر دفاع مسٹر ادہم میندریز قائم سیکرٹری جنرل مسٹر نوری برغی اور قائم مقام چیف آف اسٹاف کل یہاں پہونچ گئے۔ وہ امریکی فوجی حکام سے مشرق وسطیٰ کے دفاع کے متعلق ترکی اور پاکستان کے فوجی تعاون پر مذاکرات کریں گے۔ واشنگٹن سے ان کی انقرہ کو واپسی کے بعد پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر دفاع انقرہ جائیں گے۔ اور فوجی تعاون کا پروگرام مکمل کیا جائے گا۔

ہند چینی کے متعلق خفیہ کانفرنس میں

روس اور چین کی تجویز

جنیوا۔ ۲ جون۔ کل ہند چینی سے متعلق خفیہ مذاکرات میں روس اور چین کی طرف سے تجویز پیش کی گئی کہ ہند چینی میں عارضی صلح کی نگرانی غیر جانبدار اقوام کا ایک کمیشن کرے۔ جس میں ہندوستان پاکستان چیکوسلوویکیا اور پولینڈ شامل ہوں

یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر مولوٹوف عنقریب امریکہ برطانیہ اور فرانس کو یہ تجویز پیش کریں گے کہ یورپی مسائل پر غور کرنے کے لئے بڑی طاقتوں کی ایک اور کانفرنس طلب کی جائے۔ ان مسائل پر برلن کانفرنس میں غور نہ کیا جا سکا تھا۔ خیال یہ ہے کہ اس تجویز پر تشویہ کرنے کے لئے مسٹر مولوٹوف ماسکو گئے تھے۔ وہیں التوا جنگ بندی کی نگرانی کرنے والے کمیشن کے تقرر اور اس کے طریق کار کے متعلق کچھ اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور متبادل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

راشن کارڈ ہولڈروں میں کپڑے کی تقسیم

لاہور ۲ جون۔ لاہور میں درآمد کئے ہوئے سوتی کپڑے کی تقسیم شروع ہونے کے بعد تین دن میں راشن کارڈ ہولڈروں میں سے ۸۰ فی صد نے اپنے اپنے ڈپوؤں سے کپڑا لے لیا ہے

شہر کے کسی حصہ سے اب تک محکمہ خوراک کو کسی حادثے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ بہر صورت جن حصوں میں آبادی بے حد گنجان ہے۔ وہاں حفظ ماتقدم کے طور پر محکمہ ہر طرح کی پیشبندیاں کر رہا ہے۔ محکمے کا عملہ مسلسل تقسیم کے مراکز کا معائنہ کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو یقین دلا رہا ہے۔ کہ ہر راشن کارڈ ہولڈر کو درآمد کئے ہوئے کپڑے میں سے اس کا حصہ ضرور ملے گا۔

پنجاب کفایت کمیٹی کا نیا صدر

لاہور ۲ جون حکومت پنجاب نے سردار عبد الحمید خاں دستی وزیر زراعت پنجاب کو جناب اختر حسین سی۔ ایس۔ پی فنانشل کمشنر مال کی جگہ پنجاب کفایت کمیٹی کا صدر مقرر کیا ہے۔ جناب اختر حسین صاحب بطور ممبر کمیٹی میں بدستور شامل رہیں گے۔

پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے امتحانات

لاہور مورخہ ۲ جون حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ نومبر ۱۹۵۵ء تک صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات مکمل کئے کئے جائیں۔ شاہ پور، گوجرانوالہ اور جھنگ کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات منعقد کئے جا چکے ہیں۔ اور دوسرے اضلاع کے بارے میں صورت حال حسب ذیل ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ راولپنڈی کے انتخابات کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تسلیم شدہ انتخابی پروگرام کے مطابق امیدواروں سے راولپنڈی میں نامزدگی کے کاغذات ۶، ۷ اور ۸ جون ۱۹۵۵ء کو لئے جائیں گے۔ ان کاغذات کی پڑتال ۹ اور ۱۰ جون کو ہوگی۔ اسی ماہ کے آخر تک پولنگ شروع ہوگا۔ اور نتائج کا اعلان ۳ جولائی ۱۹۵۵ء کو کیا جائے گا۔

ڈیرہ غازیخاں کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے وارڈوں کا اعلان گزٹ میں کیا گیا ہے۔ اور انتخابی کارروائی جون ۱۹۵۵ء کے آخر میں شروع ہو جائے گی۔ اٹک اور منٹگمری کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے وارڈوں کی حد بندی سے متعلق ابتدائی نوٹیفکیشن جاری کئے جا چکے ہیں۔ ان بورڈوں کے متعلق آخری نوٹیفکیشن جون کے آخری دنوں میں جاری کئے جائیں گے۔ اور ان دو اضلاع میں انتخابات سے متعلق کارروائی جولائی کے پہلے ہفتہ میں شروع کر دی جائے گی۔

لائل پور۔ لاہور اور گجرات کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے بارے میں ابتدائی اعلانات جون کے آخری ہفتہ میں جاری کئے جائیں گے۔ ان بورڈوں کے متعلق اعلانات ۱۵ جولائی تک جاری کئے جائیں گے۔ اور انتخابات جولائی کے آخری دنوں میں شروع کئے جائیں گے۔

ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ۔ میانوالی اور شیخوپورہ کے متعلق ماہ جولائی میں ابتدائی نوٹیفکیشن جاری کئے جائیں گے۔ اور آخری نوٹیفکیشن اگست میں جاری ہوں گے۔ بہرحال انتخابی کارروائی اگست کے تیسرے ہفتے میں شروع کی جائے گی۔ ملتان۔ جہلم اور سیالکوٹ کے متعلق ابتدائی نوٹیفکیشن اگست میں اور وارڈوں کے سلسلہ میں آخری نوٹیفکیشن ماہ ستمبر میں جاری کئے جائیں گے۔ * اور انتخابات کی کارروائی ماہ ستمبر کے اواخر میں شروع کر دی جائے گی۔ انتخابات کی اغراض کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ گروپوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک گروپ تین ڈسٹرکٹ بورڈوں پر مشتمل ہوگا۔ کسی گروپ کے تین ڈسٹرکٹ بورڈوں کے انتخابات ایک ہی وقت میں شروع ہوں گے پہلے گروپ میں ڈیرہ غازیخاں اٹک اور منٹگمری کے ڈسٹرکٹ بورڈ شامل ہیں۔ دوسرے گروپ میں لائل پور گجرات اور لاہور کے ڈسٹرکٹ بورڈ تیسرے میں مظفر گڑھ۔ میانوالی اور شیخوپورہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ اور چوتھے گروپ میں ملتان جہلم اور سیالکوٹ کے بورڈ شامل ہیں۔

دہلی میں پانی کی کمی دور کرنے کے لئے ایک نہر کی تعمیر!

دہلی ۲ جون۔ وزیر آباد کے واٹر ورکس کو پانی کی سپلائی بڑھانے کے لئے۔ فوجی انجینئروں نے دو ہزار فٹ طویل ایک نہر کھودی ہے۔ دریا کے وسط میں ۲۰۰ فٹ طویل ایک بند بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ جون کے آخر میں جب دریا میں پانی اور کم ہو جائے۔ تو بھی اس نہر میں پانی کی قلت نہ ہو۔

وزیر آباد واٹر ورکس کو پانی کی سپلائی ہر سال ہی کم ہو جاتی ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سال پانی کی سپلائی کم نہ ہو۔ جو نہر تعمیر کی جا رہی ہے۔ وہ آٹھ فٹ گہری ہے اور ۵۰ فٹ سے ۳۰ فٹ تک چوڑی ہے۔ اس نہر کی تعمیر کرنے کے لئے جدید قسم کی مشینری سے کام لیا جا رہا ہے۔ دہلی میں پانی کی سپلائی میں کمی کے لئے میونسپلٹی جوائنٹ واٹر اور سیویج بورڈ مذکور میونسپلٹی کو الزام دے رہا ہے۔

بورڈ مذکور کو یقین ہے کہ جب نیا پلانٹ کام شروع کر دے گا۔ تو پانی کی سپلائی کی پوزیشن بہتر ہو جائے گی۔ اس پلانٹ کا ایک سیکشن اگلے ہفتہ سے کام شروع کر رہا ہے۔

* اس سلسلہ میں متعلقہ قانون میں یہ ترمیم بھی کر دی گئی ہے۔

ہندوستان عالمی بنک کی بات چیت میں شریک نہیں ہوگا

پاکستانی وفد میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی شمولیت پر اعتراض

نئی دہلی۔ یکم جون "سٹیٹسمین" کی اطلاع کے مطابق واشنگٹن میں نہری پانی کی تقسیم کے متعلق عالمی بنک کے زیر اہتمام جو بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ اس میں ہندوستان چوہدری ظفر اللہ خان کی غیر متوقع شمولیت کے متعلق شدید اعتراض کرے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ عالمی بنک کے صدر نے حکومت کو جو خط لکھا تھا۔ اس میں یہ بات واضح کی گئی تھی۔ کہ سہ طاقتی بات چیت میں صرف انجینئر شریک ہو سکیں گے۔

سٹیٹسمین نے لکھا ہے۔ کہ اگر چوہدری ظفر اللہ خان نے سہ طاقتی کانفرنس میں سیاسی یا قانونی نکات پیدا کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان ایک فریق کی حیثیت سے اس میں شریک نہیں ہوگا۔ ہندوستان یہ موقف اختیار کرے گا۔ کہ نہری پانی ایسے مسئلے پر بات چیت کو صرف فنی ماہرین تک محدود رکھنا چاہیے۔ اور اس میں سیاست دانوں کو شریک نہیں ہونا چاہیئے۔

سری نگر میں وزرائے بحالیات کی کانفرنس

وزارت بحالیات ابھی ختم نہیں کی جائیگی

نئی دہلی ۲ جون۔ وزرائے بحالیات کی آل انڈیا کانفرنس جو اس ہفتہ کو سری نگر میں شروع ہو رہی ہے۔ اس میں پناہ گزینوں کو معاوضہ کی شرح معاوضہ کی تقسیم کے طریقے اور پارلیمنٹ میں نکاسی جائیداد کے قوانین سے متعلق ترمیمی بلوں پر غور کیا جائے گا۔ نئی دہلی میں ان افواہوں کی تردید کی جا رہی ہے۔ کہ بحالیات وزارت ختم ہو رہی ہے۔ ان خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ابھی معاوضہ کی ادائیگی کا سوال باقی ہے۔ اس لئے وزارت مذکور کو ختم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غیر تسلیم شدہ علاقوں سے تبادلہ املاک

کراچی ۲ جون۔ مرکزی حکومت نے تسلیم شدہ اور غیر تسلیم شدہ علاقوں کی جو تمیز منسوخ کی ہے۔ اس کے تحت وہ پابندیاں بھی اٹھالی گئی ہیں۔ جو ہندوستان کے غیر تسلیم شدہ شہری علاقوں کی جائداد اور پاکستان میں ایسی جائداد کے تبادلہ پر عائد تھیں۔ ۔ بند۔